بروکری
BROKERAGE
اور اس کے ضروری احکام

مالی معاملات میں تعلیماتِ شریعت سے آگاہی کے لئے سلسلہ خلاصہ وتفہیم

از قلم: مولانا ذیشان اکبر عطاری مدنی
دار الافتاء اہلسنت

مرکز الاقتصاد الاسلامی
Islamic Economics Centre
دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

بروکری (Brokerage)

جیسے جیسے دنیا کا نظام بدلتا جارہا ہے لوگوں کے تجارت کے انداز میں بھی تبدیلی واقع ہوتی جارہی ہے ہر آنے والے دن کے ساتھ تجارت کی نت نئی صورتیں سامنے آرہی ہیں علمائے اسلام ان نئے پیش آمدہ مسائل سے متعلق حکم شرعی سے مسلمانوں کو آگاہ کررہے ہیں تاکہ مسلمان اپنی تجارت کو دائرہ حلال تک محدود رکھیں اور حرام سے بچیں۔ تجارت سے متعلقہ ایک پیشہ بروکری بھی ہے جو کہ قدیم زمانے سے رائج ہے لیکن فی زمانہ اس میں بہت جدت واقع ہوچکی ہے یہاں تک کہ یہ کاروبار کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کرچکا ہے اگر تجارتی معاہدوں سے بروکر کو نکال دیا جائے تو کاروبار بلندی سے پستی پر آجائے۔ ہر بڑی تجارتی مارکیٹ میں بروکرز کا عمل دخل ہے۔ دیگر امور زندگی کی طرح اس شعبہ میں بھی حلال و حرام کے احکام موجود ہیں اور درست طریقہ اختیار کرنا اور غلط طریقہ چھوڑنا سب مسلمانوں پر لازم ہے۔

فقہی اعتبار سے بروکر

خریدار (Buyer) اور بیچنے والے (Seller) کے درمیان سودا (Deal) کروانے والے کو بروکر کہا جاتا ہے عرف عام میں اسے (Middle Man)، کمیشن ایجنٹ (Commission Agent)، آڑھتی اور دلال بھی کہا جاتا ہے۔

زمانۂ رسالت اور بروکری کا پیشہ

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے زمانۂ اطہر میں کمیشن پر کام کیا جاتا تھا اور اس کام کے کرنے والوں کو "سماسرۃ" کہا جاتا تھا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے زمانۂ اطہر سے پہلے بھی کمیشن کے کام کو لوگوں نے بطور پیشہ اپنایا ہوا تھا۔

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "كُنَّا نُسَمَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔" یعنی: ہمیں زمانۂ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں سوداگر کہا جاتا تھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم گزرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیں اس سے بہتر نام سے پکارا اور فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تجارت میں فضول باتیں اور جھوٹی قسمیں آجاتی ہیں لہٰذا اسے خیرات سے مخلوط کردو۔ [1]

حدیث پاک کی مختصر شرح

سمسار دلال کو کہتے ہیں جو تاجر اور خریدار کے درمیان سودا کراتا ہے۔۔۔ سمسار سے تاجر نام بہتر ہے کیونکہ قرآن شریف میں اس مشغلہ کو تجارت فرمایا گیا ہے۔۔۔ تجارت میں کتنی ہی احتیاط کی جائے مگر پھر بھی کچھ لغو کچھ جھوٹ جھوٹی قسم منہ سے نکل ہی جاتی ہے اس لیے صدقہ و خیرات ضرور کرتے رہو کہ صدقے سے غضب الٰہی کی آگ بجھ جاتی ہے۔ [2]

[1] سنن ابی داؤد، جلد۲، صفحہ۱۱۶، مطبوعہ ملتان

[2] مرآۃ المناجیح، جلد۴، صفحہ۲۷۸، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات، ملتقطاً

www.dawateislami.net

کمیشن ایجنٹ کی شرعی حیثیت

شرعی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بروکری کی فیلڈ اختیار کرنا جائز ہے اوراس ذریعے سے روزی کمانا بھی حلال ہے اور یہ طریقۂ آمدنی صدیوں سے رائج ہے اور کسی دور میں بھی علمائے کرام نے اسے حرام نہیں کہابلکہ صحیح البخاری میں بروکر کی اجرت سے متعلق پورا ایک باب باندھا گیاہے جس میں کبار تابعین جیسا کہ حضرت امام ابن سیرین، حضرت عطاء، حضرت ابراہیم اور حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالی علیہم بروکر کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔ ❶

ناجائز کام کی بروکری

کسی بھی ایسے سودے میں ایجنٹ بنناجائز نہیں ہے جو حرام پروڈکٹ یاناجائزامور پر مشتمل ہو جیسے شراب، جوا، موسیقی کے آلات وغیرہ کے سودے کروانے میں ایجنٹ بننا۔ لہٰذا جہاں بھی ایجنٹ کو پتہ چل جائے کہ جو سودا(Deal)وہ کروارہاہے اس میں حرام کی آمیزش ہے یاوہ سودا(Deal)ناجائز امور پر مشتمل ہے تو ایسے کام میں کسی بھی طرح کی معاونت وسہولت کاری انجام نہ دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن میں فرماتا ہے:"وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰىۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ" ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ ❷

کمیشن کی ادائیگی کس پر لازم ہے؟

خریدار(Buyer)اور بیچنے والا(Seller)میں سے جس کے لیے بروکر نے دوڑ دھوپ سے کام لیتے ہوئے کام کیا اس سے کمیشن وصول کرے گاہاں اگر دونوں کے لیے عملی محنت وکوشش کی ہے اوراس مارکیٹ میں دونوں سے کمیشن لینارائج ہے تو دونوں سے کمیشن لے سکتاہے لیکن دونوں سے کمیشن لینے کی صورت میں اس بات کالحاظ رکھنا ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والے میں سے کسی کی بھی جانب سے بروکر نے سودانہ کیاہو اگر بروکر نے کسی کی نمائندگی کرتے ہوئے سودا کیاہے تو اس صورت میں صرف اسی سے کمیشن وصول کرے گا دوسری پارٹی سے کمیشن وصول نہیں کر سکتا۔ ❸

کمیشن طے کرنے کا طریقہ

بروکر اپنا کمیشن دو طریقوں سے طے کر سکتا ہے:

1. متعین رقم کی صورت میں طے کرے کہ یہ سودا کروانے کی اتنی رقم لوں گا۔
2. فیصد میں طے کرے جبکہ اس کا عرف ہو کہ جتنے کی ڈیل ہو گی اس کا اتنا فیصد لوں گا۔

لیکن دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ مارکیٹ میں رائج اجرت سے زیادہ وصول نہیں کر سکتا۔

❶ صحیح البخاری، جلد۱، صفحہ۳۰۳، مطبوعہ کراچی
❷ القرآن، پارہ٦، سورالمائدۃ، آیت نمبر۲
❸ تنقیح الفتاوی، جلد۱صفحہ۲۵۹، مطبوعہ پشاور/ بہار شریعت، جلد۲ صفحہ٦۳۹، مکتبۃالمدینہ کراچی

www.dawateislami.net

سودا کینسل (Cancel) ہونے کی صورت میں کمیشن

خریدار (Buyer) اور بیچنے والے (Seller) کے درمیان بروکر نے اپنے کام کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر سودا کروا دیا تو یہ اجرت کا مستحق ہو جائے گا۔ بالفرض یہ دونوں حضرات سودا کینسل کر دیں تو اب سودا کینسل ہونے سے بروکر کی اجرت پر فرق نہیں آئے گا وہ لازمی ادا کرنا ہو گی۔

بروکر کے ذریعے سودا مکمل نہ ہو سکا بعد میں ہو گیا

خریدار (Buyer) اور بیچنے والے (Seller) کے درمیان سودا کروانے میں بروکر نے محنت و مشقت کی لیکن کسی معقول وجہ مثلاً ریٹ پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے سودا مکمل نہ ہو سکا تو اس میں مضایقہ نہیں ہے اور اس صورت میں بروکر کمیشن کا بھی مستحق نہیں ہو گا لیکن جان بوجھ کر بروکر کو مائنس کرنے کے لیے سودا نہ کرنا اور مائنس کرنے کے بعد مالک سے رابطہ کر کے سودا کر لینا اخلاقی اور شرعی طور پر درست نہیں ہے۔

پارٹیوں کو آپس میں ملوانے کے بعد بروکری حاصل کرتے رہنا

جس ڈیل میں بروکر محنت و مشقت، بھاگ دوڑ کرتا ہے اسی ڈیل میں بروکری کا مستحق ہوتا ہے۔ بروکر کا ڈیل کروا کر طے شدہ کمیشن وصول کر لینے کے بعد فریقین سے کوئی تعلق نہ رہا آئندہ کے لیے دونوں پارٹیاں بااختیار ہیں چاہیں تو خود کام کریں چاہیں تو بروکر کے ذریعے کام کریں ہاں اگر ایک ڈیل کے بعد مزید ڈیل میں بروکر کے ذریعے کام نہ کیا تو بروکر ایک ڈیل کے علاوہ ڈیل میں کمیشن کا مستحق نہیں ہے۔ بروکر کا ایک مرتبہ فریقین کے درمیان سودا کروا کر یہ سمجھنا کہ میں نے دونوں پارٹیوں کو ملوایا ہے، لہٰذا اب تاحیات یا لمبے عرصہ تک مجھے گھر بیٹھے ہر مرتبہ ان کے آپس میں خود کرنے والے سودے کے بدلے کمیشن ملنا چاہیے۔ یہ بلا شبہ غیر شرعی معاملہ اور غلط سوچ ہے، نہ تو ایسی صورت میں کمیشن کا تقاضا کرنا درست ہے اور نہ ہی اس صورت میں کمیشن لینا بروکر کا حق ہے۔ کچھ مارکیٹوں میں یہ ناجائز طریقہ رائج ہے کہ بروکر کے ذریعے کروائے جانے والے سودے کے بعد جب بھی وہ دونوں پارٹیاں باہمی رضامندی سے کوئی سودا کریں تو بروکر اپنا کمیشن مانگتا ہے یہ جائز نہیں۔

بروکر کا مالک کی بتائی گئی رقم سے زیادہ پر بیچ کر اضافی رقم خود رکھ لینا / ٹاپ مارنا

شرعی قوانین کی رو سے بروکر ایک نمائندہ ہوتا ہے خود چیز کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دو پارٹیوں کو ملوا رہا ہوتا ہے اور پارٹیاں خود سودا کرتی ہیں اور بسا اوقات مالک کی جانب سے بروکر کو بھی سودا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ سودا (Deal) اگر مالک (Owner) کی جانب سے بتائی گئی رقم سے زیادہ پیسوں میں ہوتا ہے تو بروکر پر لازم ہے کہ جو رقم وصول ہو گی وہ کل رقم مالک (Owner) کو سپرد کرے گا، جتنی رقم مالک نے کہی تھی اگرچہ اس سے زیادہ کی بیچی ہو۔ اس زائد رقم پر ایجنٹ کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے مکمل رقم مالک کے سپرد کی جائے گی البتہ بروکر کو عرف کے مطابق اس کا کمیشن ملے گا۔

بروکر نہیں لیکن بروکری کے نام پر پیسے رکھنا

دوست یا رشتہ دار یا جان پہچان والے کو کوئی چیز خریدنے یا بیچنے کا کہا جاتا ہے جبکہ یہ افراد بطور کمیشن ایجنٹ کے کام نہیں کرتے تو چیز خریدنے یا بیچنے میں ان کی حیثیت فقط وکیل کی ہے نہ کہ کمیشن ایجنٹ کی، ان کے لیے کمیشن کا تقاضا کرنا درست نہیں ہے اور اصل مالک کے علم میں لائے بغیر ان کا کمیشن کے نام پر رقم رکھ لینا جائز نہیں ہے کہ یہ سامنے والے کے ساتھ دھوکہ دہی ہے جو کہ حرام و گناہ ہے۔ہاں اگر یہ افراد بطور کمیشن ایجنٹ کے کام کرتے ہیں تو ان کے لیے کمیشن کا تقاضا کرنا اور کمیشن لینا درست ہے بلکہ کام کرنے سے پہلے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ ہم آپ کا یہ کام اتنی کمیشن پر کریں گے سوائے اس کہ عرف کی وجہ سے یہ بات فریقین کے درمیان طے شدہ سمجھی جائے۔

ڈاکٹر کا لیبارٹری والوں سے کمیشن کے نام پر رقم لینا

ڈاکٹر حضرات کا مریضوں کو لیبارٹری بھیجنے پر لیبارٹری والوں سے کمیشن لینا درست نہیں ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کمیشن کا اس وقت مستحق ہوتا ہے جب وہ کوئی قابل معاوضہ کام کرے جبکہ ڈاکٹر حضرات لیبارٹری والوں کے لیے کوئی قابل معاوضہ کام نہیں کرتے مریض کو لیبارٹری کا پتہ بتا دینا یا مشورہ دے دینا یہ کوئی قابل معاوضہ کام نہیں ہے اس وجہ سے ڈاکٹر کا لیبارٹری والوں سے کمیشن لینا درست نہیں ہے، جہاں تک بات مریض کو اس لیبارٹری کے بارے میں رہنمائی کرنے کی ہے تو ڈاکٹر مریض سے مطلوبہ فیس وصول کرتا ہے اور اسی وجہ سے مریض اس بات کا مستحق ہے کہ ڈاکٹر اس کے ساتھ امانت داری کا مظاہرہ کرے اگر ضرورت ہو تو لیبارٹری ٹیسٹ کروائے بلاحاجت صرف اپنی کمائی کے لیے مریض سے ٹیسٹ نہ کروائے بلکہ ڈاکٹر کو چاہیے کہ وہ مریض سے خیر خواہی کرے اللہ تعالی کے نزدیک مسلمان سے خیر خواہی پسندیدہ عبادت ہے اور خیر خواہی کرنے والے کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ اسے جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

ڈیجیٹل سہولیات پر بروکری وصول کرنا

ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی سہولت فراہم کرنے کے لیے کثیر اخراجات اور ماہر ٹیم درکار ہوتی ہے اور اسی ٹیم کے ذریعے دو فریق آپس میں مل رہے ہوتے ہیں لہذا ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے جو دو پارٹیوں کو آپس میں ملواتے ہیں ان کا اس پر کمیشن لینا جائز ہے جبکہ وہ کام بھی جائز ہو۔

بینک یا مختلف کمپنیوں سے لون دلوانا

جو بینک یا ادارے لون دیتے ہیں وہ سود پر ہی لون دیتے ہیں اور سودی لون لینا اور دینا حرام و گناہ ہے اسی طرح سودی لون دلوانا بھی گناہ ہے کہ یہ گناہ پر براہ راست مدد کرنا ہے۔

وہ اہم باتیں جن کا بروکر / کمیشن ایجنٹ کو معلوم ہونا ضروری ہے

1. ایک بروکر اصل میں وکیل (Agent) ہوتا ہے جو ایک اعتبار سے اپنی پارٹی کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔

2 بحیثیت وکیل بروکر کو دیانت داری کے تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔

3 اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ جتنے میں سودا ہوا ہے اس میں سے کچھ رقم حقائق چھپا کر خود رکھ لی جائے اور مالک کے سامنے غلط بیانی کی جائے۔ آج کل اسی طرح کے ایک طریقے کو ٹاپ مارنا کہتے ہیں یہ اصل میں ڈاکہ زنی ہے اور حرام ہے اور اس طرح جو رقم جھوٹ بول کر خود رکھیں گے مال حرام ہے۔

4 بروکر اپنے ساتھ کام میں کسی ایک ڈیل میں یا مستقل طور پر کسی پاٹنر کو بھی شامل کر سکتا ہے اور دونوں برابر یا کم زیادہ نفع کی فیصد طے کر سکتے ہیں اور طے شدہ تناسب سے اپنا حصہ لیں گے۔

5 کچھ لوگ بروکر سے خدمات حاصل کرنے اور مطلوبہ کام کے لئے اس کے چکر لگوانے کے بعد پارٹی سے خود براہِ راست ہو جاتے ہیں یہ اخلاقی طور پر کسی بھی طرح درست نہیں اور ایک مسلمان کو بلاوجہ شرعی ضرر پہنچانے کی وجہ سے گناہ کا کام ہے کیوں کہ اس دوران جو محنت و مشقت بروکر نے کی ہے وہ رائیگاں ہونے کے سبب اسے اذیت پہنچے گی۔

6 بروکر کی خدمات لیتے وقت یہ ضرور طے کریں کہ اسے سودے کے بعد مزید کیا کیا کام کرنے ہوں گے رئیل اسٹیٹ کے کام میں کاغذات کی منتقلی، پیمنٹ کا لین دین اور اس کے علاوہ بھی مختلف کام ہوتے ہیں جو سودا ہونے کے بعد بروکر کو کرنے ہوں گے یا نہیں یہ طے کرنا ضروری ہے۔

7 بعض سودوں میں بروکری ایک فریق سے لینے کا عرف ہوتا ہے اور بعض میں دونوں سے لہذا ہر فریق سے پہلے ہی طے کرے کہ دونوں سے بروکری لی جائے گی یا ایک سے تاکہ بعد میں کسی قسم کا نزاع نہ ہو۔

8 بہت سارے بروکر صرف اپنے کمیشن کے لالچ میں دھوکے سے کام لیتے ہیں اور مال کے جھوٹے اوصاف بیان کرتے ہیں ، جعلی سوسائیٹیز میں پلاٹ بکوادیتے ہیں یا گھٹیا مال کا سودا کرتے وقت عیوب کو واضح نہیں کرتے ایسا کرنا سخت حرام کام ہے بروکر پر لازم ہے کہ سودے کے تعلق سے دیانت کے تمام تر تقاضے پورے کرے۔

9 ناجائز اور غیر شرعی کاموں میں کسی طرح کا تعاون کرنا جائز نہیں لہذا ایسے سودے جو غیر شرعی ہیں ان میں بروکر بننا اور ان سودوں کو کروانے کے لئے کوشش کرنا جائز نہیں۔

10 بہت سارے دکان دار ایسا کرتے ہیں کہ جو چیز ان کے پاس نہیں ہوتی اس چیز کے ملنے کی جگہ کسٹمر کو بتا دیتے ہیں اور اس بتا دینے پر مطلوبہ چیز کے مالک سے کمیشن کا تقاضا کرتے ہیں واضح رہے کہ صرف اتنا بتا دینے سے وہ محنت و مشقت نہیں پائی گئی جس کا کرنا ایک بروکر یا کمیشن ایجنٹ کے لئے شرعی طور پر ضروری ہے لہذا صرف اتنے سے عمل پر اجرت طلب نہیں کی جاسکتی۔

تجارت اور لین دین سے متعلق مسائل سیکھنے کے لئے ہمیں جوائن کریں

1 ہر اتوار کو کراچی کے وقت کے مطابق مغرب کی نماز کے 30 منٹ بعد مدنی چینل پر لائیو پروگرام ”احکام تجارت“ پیش کیا جاتا ہے جس میں ماہر امور تجارت مفتی علی اصغر صاحب سوالات کے جوابات دیتے ہیں آپ اپنے سوالات براہ راست اس پروگرام میں پوچھ سکتے ہیں۔

2 فنانس پروفیشنلز کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں اسلامک فنانس سرٹیفکیٹ کورس کروایا جاتا ہے۔ کراچی سے باہر کے لوگ اس کورس میں آن لائن شرکت کرتے ہیں۔ سال میں دوبار یہ کورس ہوتا ہے

islamic.finance@dawateislami.net

پر آپ اپنی رجسٹریشن کے لئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

3 ماہنامہ فیضان مدینہ کے ہر شمارہ میں احکام تجارت پر سوال جواب موجود ہوتے ہیں اس شمارے کے فتاوی دار الافتاء اہل سنت کی ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

www.daruliftaahlesunnat.net

4 دعوت اسلامی کے زیر اہتمام بزنس کمیونیٹی کے لئے مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً مختلف چیمبر آف کامرس یا دیگر مقامات پر تجارت کے تعلق سے اہم لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

5 ملک بھر میں دار الافتاء اہل سنت کی 15 شاخیں آپ کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے موجود ہیں ان کی لوکیشن اور رابطہ نمبر دار الافتاء اہل سنت کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

6 اہم لنکس پر ہمیں فالو کریں

Darulifta AhleSunnat

MuftiAliAsghar

مرکز الاقتصاد الاسلامی
Islamic Economics Centre
دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

دار الافتاء اہلسنت ملک بھر میں اب تک اپنی 15 برانچوں کے ساتھ آپ کو یہ سہولت فراہم کر رہا ہے کہ آپ فون، ای میل اور بالمشافہ طریقے سے اپنے دینی مسائل پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن اب خاص تجارت اور لین دین سے متعلق دعوت اسلامی کے اس شعبہ یعنی مرکز الاقتصاد الاسلامی دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) کے ذریعے آپ پہلے سے وقت (Appointment) لے کر اپنے مسائل کے لئے میٹنگ طے کر سکتے ہیں۔ کراچی سے تعلق رکھنے والے افراد بالمشافہ آئیں گے جبکہ کراچی سے باہر والے افراد آن لائن میٹنگ کی سہولت لے سکتے ہیں۔

اپنے تجارتی اور لین دین سے متعلق مسائل جاننے کے لئے

takeappointment@daruliftaahlesunnat.net

اس ای میل آئی ڈی پر رابطہ کر کے آپ وقت (Appointment) لے سکتے ہیں۔ البتہ اس آئی ڈی پر سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔ ای میل بھیجتے وقت فون نمبر، اپنی کمپنی کا نام ضرور لکھیں نیز آپ کو کس دن اور کون سا وقت چاہیے اس کی نشاندہی بھی ضرور کریں۔

Admin no : **0303-7862512**
Contact Timing: **8AM** to **4PM**
www.daruliftaahlesunnat.net